© rasailojaraid.com

۲۔ مولانا عبدالکریم ہزاروی م ۱۸۸۵ء | آپ ۱۲۶۵ھ/۱۸۴۹ء کے قریب عبدالرزاق بن کمال الدین کے گھر بسرکوٹ (مانسہرہ، ہزارہ) میں پیدا ہوئے۔ آپ معقول و منقول کے سرکردہ علماء میں سے تھے۔ دارالعلوم دیوبند اور رام پور میں تکمیل کی۔ کچھ عرصہ رامپور، شاہجہان پور اور دارالعلوم لکھنؤ میں تدریس کی۔

آپ کی تصانیف میں سے "زمین کی حرکت کے ابطال" ہی کا نام معلوم ہو سکا[1]۔ ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۵ء کو آپ کا لکھنؤ ہی میں انتقال ہوا۔ اس وقت عمر کوئی ۳۷ سال کی تھی۔

۳۔ مولانا قاضی طلا محمد پشاوری م ۱۸۹۳ء | آپ ۱۲۲۷ھ/۱۸۱۲ء کو قاضی محمد حسن "خان علماء" کے گھر "امانزئی" علاقہ یوسف زئی، پشاور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علاقہ میں حاصل کی۔ تکمیل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی سے کی[2] پھر مولانا عبداللہ بن محمد اعظم غزنوی کی خدمت میں رہ کر بھی استفادہ کیا۔ کچھ عرصہ "دیوان انشاء" کلکتہ میں سیکرٹری رہے۔ آپ کی تصانیف بقول صاحب تعلیمات بر نوائے معارک آٹھ ہیں:

۱۔ دیوان فارسی ۲۔ دیوان عربی ۳۔ جواہر النظر ۴۔ صلوٰۃ التقریر فی ترجمۃ التحریر ۵۔ نفحۃ المسک تسلیۃ العقوق فی تخطئۃ الفضول ۷۔ صلوٰۃ الکئیب لمن لا یحضرہ الحبیب ۸۔ قصیدہ کا بائیہ۔

آپ کا وصال ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء کو مکہ مکرمہ میں ہوا اور "معلیٰ" میں دفن کئے گئے۔ آپ کے بارے میں علامہ عبدالحی الحسنی لکھنوی لکھتے ہیں کہ:

"الشیخ العالم الکبیر القاضی طلا محمد بن القاضی محمد حسن بن محمد اکبر خان العلوم الافغانی البشاوری احد العلماء المشہورین فی بلاد الھند لم یکن مثلہ فی زمانہ فی معرفۃ الفنون الادبیۃ ...... لہ النشاء الطرب فی اشواق العرب مجموع لطیف ولہ قصائد غراء فی نصر السنۃ و مدح اھلھا ..... "[3]

یہ بھی کہا گیا ہے کہ قاضی طلا محمد خان پشاوری جو بڑے ادیب اور فاضل بے مثل نہایت عالی شان بزرگ احمد شاہ ابدالی کی اولاد میں سے تھے۔ قاضی صاحب نے میاں (نذیر حسین) کی مدح میں کئی قصیدے عربی اور فارسی میں نہایت ہی سیر لکھے ہیں۔ پہلا قصیدہ ۳۲ شعروں پر مشتمل ہے۔ دوسرا قصیدہ عربی ۱۱۲ شعروں

---

[1] عبدالحی الحسنی لکھنوی: نزہۃ الخواطر ج ۸ دائرہ معارف عثمانیہ حیدر آباد دکن مطبوعہ ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء

[2] امام خان نوشہروی: اہلِ حدیث کی علمی خدمات۔ لاہور ۱۳۹۱ھ ص۱۱۶

[3] عبدالحی الحسنی لکھنوی: نزہۃ الخواطر۔ دائرہ معارف عثمانیہ حیدر آباد دکن۔ ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء

© rasailojaraid.com